خبر و نظر

جنوری 2008ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

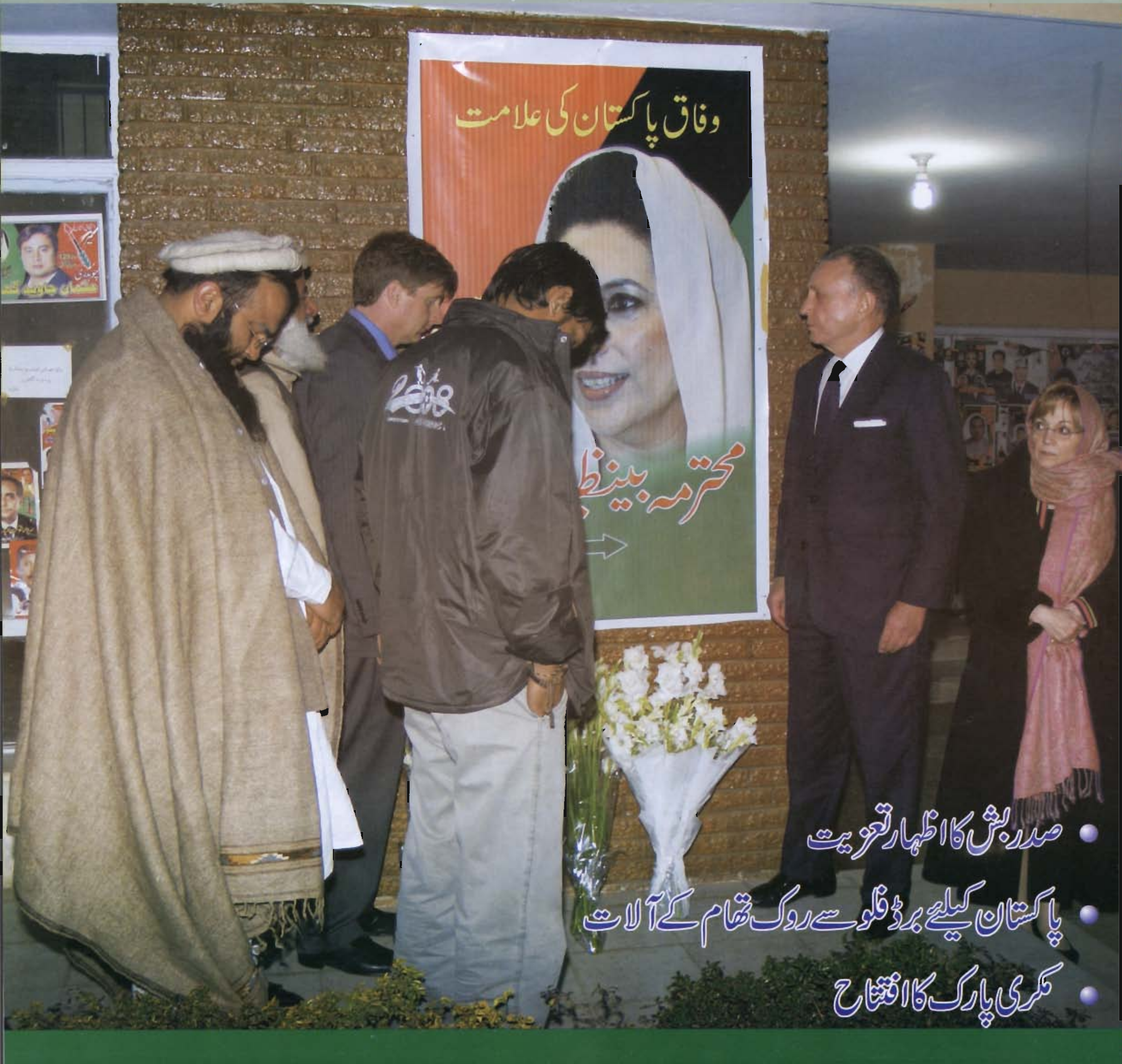

- صدر بش کا اظہار تعزیت
- پاکستان کیلئے برڈ فلو سے روک تھام کے آلات
- مکری پارک کا افتتاح

حکومت امریکہ کی جانب سے سندھ پولیس کے لیے جدید آلات

کراچی میں امریکی قونصل خانہ کی قونصل جنرل کے ایل اینسکی سندھ پولیس کے انسپیکٹر جنرل ضیاء الحسن خان
کو انسداد دہشت گردی پولیس کے استعمال میں آنے والے جدید آلات دے رہی ہیں۔ جس کی مالیت ایک لاکھ بیس ہزار ڈالر ہے۔

کراچی میں امریکی قونصل خانہ کی قونصل جنرل کے ایل اینسکی کا سندھ پولیس ہیڈکوارٹرز میں آئی جی سندھ ضیاء الحسن خان اور دیگر پولیس افسران کے ہمراہ گروپ فوٹو۔

خبرونظر

جنوری 2008ء
شمارہ نمبر 1

ایڈیٹران چیف

الیز بتھ او کولٹن

مینیجنگ ایڈیٹر

میگن ایلس

ڈیزائن

خالدمحموداختر

طباعت

کلاسیکل پرنٹرزاسلام آباد

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد
فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607
ای میل: Infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

فہرست مضامین

قارئین خبرونظر کے خطوط 4
امریکی وفد کا بینظیر بھٹو کے انتقال پر اظہارِ افسوس 5
صدر بش اور خاتون اول لارا بش کا اظہار تعزیت 6
بے نظیر جمہوریت کی علمبردار تھیں: وزیرخارجہ رائس 7
ماحولیات کے بارے میں تصویری نمائش 8
برڈفلو کی روک تھام کیلئے آلات کی فراہمی 9
امریکی قونصل جنرل کے اینسکی کا دورہ سندھ 10
فوٹوگیلری 11
خانیوال میں زچگی کے مرکز کا افتتاح 12
مکری پارک کا افتتاح 13
زندگی کارخ بدلنے والا ایک سال 14
پاکستانیوں اور امریکیوں کی مشترکہ اقدار 16
امریکی ویزا فیس میں اضافہ 18
دیربالا اور بونیر کیلئے ایمبولینسوں کی فراہمی 19
صحافیوں کے اعزاز میں امریکی سفیر کا استقبالیہ 20

اردو سرورق

امریکی رکن ایوان نمائندگان پیٹرک کینیڈی اور سینیٹر آرلین اسپیکٹر سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو کے اندوہناک انتقال پر اسلام آباد میں پیپلز پارٹی کے صدر دفتر میں تعزیت کر رہے ہیں۔ اس موقع پر پاکستان میں امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن بھی موجود ہیں۔

قارئین خبرونظر کے خطوط

دل خوش ہوگیا

دسمبر کا شمارہ قدرے تاخیر سے موصول ہوا۔ تاہم اِس میں پاکستان میں میڈیا کی آزادی کیلئے امریکہ کی کوششوں کے بارے میں پڑھ کر دل خوش ہوگیا۔ میڈیا پر عائد پابندیوں کا معاملہ ہر سطح پر اُٹھانے کے علاوہ مختلف ٹی وی چینلز کے دفاتر کے دورے اور ان کے عملے سے اظہار یکجہتی قابل ستائش ہیں۔ انتہاپسندی اور تشدد آمیز واقعات یقیناً پاکستان کی پہچان نہیں ہیں اور اُن کی وجوہات تلاش کرنا ہوں گی، مگر ایک خوشحال اور جمہوری پاکستان کیلئے امریکی حمایت بہر حال پسندیدہ امر ہے۔ پاکستان میں ماؤں اور بچوں کی صحت کیلئے یو ایس ایڈ کے منصوبوں اور ایمبولینسوں کی فراہمی کے بارے میں مضامین معلوماتی تھے۔ پاکستانی اخبار نویسوں کیلئے تربیتی نشستوں کے بارے میں پڑھ کر خوشی ہوئی کیونکہ بین الاقوامی شہرت کے حامل صحافی کے علم و تجربہ سے یقیناً استفادہ کیا جانا چاہیئے۔

مقبول احمد خان
مزنگ روڈ، لاہور

تعریفوں کا پلندہ

''خبرونظر'' میں تبادلہ پروگراموں پر جانے والے افراد کے بیشتر رپورتاژ امریکہ کی تعریفوں کا پلندہ ہوتے ہیں۔ کیا اُنہیں امریکی معاشرہ میں کوئی خرابی یا خامی نظر نہیں آتی؟ مصنف تحریر میں توازن برقرار رکھے تو مضمون میں خوبصورتی آجاتی ہے۔ اُنہیں امریکی معاشرہ کے ہر دو پہلوؤں کو قلمی دیانت داری سے بیان کرنا چاہیئے۔ امریکہ میں بھی سب اچھا نہیں ہے۔ ایک ترقی یافتہ ملک کے معاشرہ کے بھی کچھ مسائل ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کی نوعیت مختلف ہوگی تاہم اُن پر بھی ناقدانہ روشنی ڈالی جائے تو زیادہ اچھا ہوگا۔

ملک اسداللہ اعوان
گوجرخان، راولپنڈی

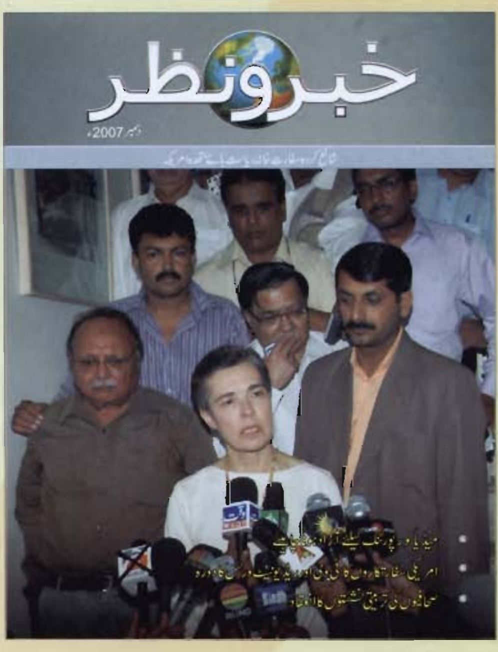

تبدیلی و ترقی

میں "خبرونظر" کا ایک دیرینہ قاری ہوں اور اِس جریدہ کی منزل بہ منزل تبدیلی و ترقی کا عینی شاہد بھی ہوں۔ گزشتہ ایک ڈیڑھ سال سے کچھ یوں معلوم ہو رہا ہے کہ اس رسالہ کی پالیسی میں غیر محسوس انداز میں تبدیلی آگئی ہے۔ اب یقیناً "خبرونظر" کاغذ اور چھپائی کے معیار اور رنگا رنگ تصاویر کے اعتبار سے پہلے سے بدرجہا اچھا ہو چکا ہے۔ لیکن سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدانوں میں ہونے والی جستجو و تحقیق اور نت نئی اختراعات کے متعلق تازہ ترین رپورٹیں کیا ہوئیں؟ امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کی روزمرہ زندگی اور معمولات کے بارے میں دلچسپ خبریں کہاں گئیں؟ امریکہ پاکستان میں کیا کچھ کر رہا ہے وہ بلاشبہ قابل قدر ہے۔ لیکن اس حوالے سے تو ہمیں پاکستانی اخبارات کے ذریعہ کچھ نہ کچھ پتہ چلتا ہی رہتا ہے مگر امریکہ اور اہل امریکہ کے بارے میں معلومات ندارد۔ کچھ تشنگی سی محسوس ہوتی ہے۔ امید ہے میرا مدعا آپ سمجھ گئے ہوں گے۔

طارق جاوید
کراچی

بیش قیمت تحفہ

آپ کا ارسال کردہ شمارہ ''خبرونظر'' نظر نواز ہوا۔ انتہائی خوبصورت جریدہ ہے۔ اس کے مضامین کے تناظر میں پاکستانی عوام کو یقیناً امریکہ کے بارے میں بہتر معلومات سے آگاہی ہوگی۔ موجودہ امریکی سفیر کی ملاقاتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات بڑھانے کیلئے ایک پُل کا کردار ادا کر رہی ہیں۔ 'مزار اُچ شریف' صرف ہمارا ثقافتی ورثہ ہی نہیں بلکہ ہماری عقیدتوں کا مرکز و محور بھی ہے۔ اس لئے اس کی مرمت اور بحالی کے لئے دی گئی امریکی گرانٹ ہمارے لئے ایک بیش قیمت تحفہ ہے اور ہم اسکے لئے دلی طور پر ممنون ہیں۔

پیر سید محمد عثمان نوری
لاہور

خوب سے خوب تر

''خبرونظر'' کا عمیق نگاہوں سے مطالعہ کیا اور ایک لکھاری اور مصور ہونے کے ناطے خوب سے خوب تر پایا۔ پاکستان میں فروغِ تعلیم لے لئے امریکہ کی بے لوث دلچسپی اور نوجوانوں کے لئے تعلیمی وظائف کا اجراء کے حوالے سے مضامین پڑھ کر خوشی ہوئی۔ میری رائے ہے کہ اپنے جریدہ میں فائن آرٹس کیلئے دو تین صفحات ضرور مختص کئے جائیں جن میں امریکی مصوروں کے حالات بمعہ ان کی تخلیقات اور آرٹ گیلریز کے حوالے سے معلومات دی گئی ہوں۔

سعید احمد بودلہ
لاہور

امریکی رکن ایوان نمائندگان پیٹرک کینیڈی اور سینیٹر آرلین اسپیکٹر سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو کے اندوہناک انتقال پر اسلام آباد میں پیپلز پارٹی کے صدر دفتر میں تعزیت کر رہے ہیں۔ اس موقع پر پاکستان میں امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن بھی موجود ہیں۔

امریکی وفد کا بینظیر بھٹو کے انتقال اور بم دھماکہ میں دیگر افراد کے جانی نقصان پر اظہارِ افسوس

امریکی سینیٹر آرلین سپیکٹر، رکن ایوان نمائندگان پیٹرک کینیڈی اور پاکستان میں امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے مرحومہ بینظیر بھٹو کے اہل خانہ اور پاکستان کے عوام کے ساتھ راولپنڈی میں 27 دسمبر کو ہونے والے بم دھماکہ میں سابق وزیر اعظم اور دیگر افراد کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔

سینیٹر سپیکٹر (ریپبلیکن۔پینسلوانیا)، رکن ایوان نمائندگان پیٹرک کینیڈی (ڈیموکریٹ۔ رہوڈ ز آئی لینڈ) اور سفیر امریکہ پیٹرسن نے 27 دسمبر کی شام اسلام آباد میں پاکستان پیپلز پارٹی کے صدر دفتر کا دورہ کیا اور گلدستے پیش کئے اور حملہ میں محترمہ بینظیر بھٹو اور دیگر افراد کے اندوہناک انتقال پر اظہار افسوس کیا۔

امریکی حکام نے صدر بش کے خیالات کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے عوام دہشت گردی اور انتہاپسندی کی طاقتوں کے خلاف جدوجہد میں پاکستان کے عوام کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم اُن پر زور دیتے ہیں کہ وہ جمہوری عمل میں پیش رفت جاری رکھتے ہوئے بینظیر بھٹو کو خراج عقیدت پیش کریں جس کیلئے انہوں نے بہادری سے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔

رکن ایوان نمائندگان پیٹرک کینیڈی سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو کے انتقال پر ان کی تصویر کے سامنے پھول رکھ رہے ہیں۔

صدر جارج ڈبلیو بش اور خاتون اول لارا بش کی جانب سے بینظیر بھٹو کے قتل پر اظہار افسوس

صدر جارج ڈبلیو بش سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو کے انتقال پر اظہار خیال کررہے ہیں۔

پریری چیپل رینچ، کرافورڈ، ٹیکساس

27 دسمبر 2007ء

صدر بش: لارا اور میں بینظیر بھٹو کے خاندان، اُن کے احباب اور ان کے حامیوں سے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم آج کے پُرتشدد واقعہ میں جاں بحق ہونے والے دیگر لوگوں کے اہل خانہ سے بھی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور ہم اس افسوسناک موقع پر پاکستان کے تمام لوگوں سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

امریکہ قاتل انتہاپسندوں کی اس بزدلانہ حرکت کی شدید مذمت کرتا ہے جو پاکستان میں جمہوریت کو خطرہ سے دوچار کرنے کے درپے ہیں۔ جنہوں نے یہ جرم کیا ہے انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ محترمہ بینظیر بھٹو نے دوبار بطور وزیراعظم اپنے ملک کی خدمت کی اور رواں سال کے اوائل میں جب وہ پاکستان واپس گئیں تو جانتی تھیں کہ اُن کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔ پھر بھی انہوں نے قاتلوں کو اپنے ملک کو اپنی من پسند روش پر چلانے کی اجازت دینے سے انکار کیا۔

ہم دہشت گردی اور انتہاپسندی کی طاقتوں کے خلاف جدوجہد میں پاکستان کے عوام کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم ان پر زور دیتے ہیں کہ وہ بینظیر بھٹو کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے جمہوری عمل میں پیش رفت جاری رکھیں جس کیلئے اُنہوں نے بہادری سے جان دی۔

بے نظیر بھٹو جمهوریت کی علمبردار تھیں :وزیر خارجہ رائس

وزیر خارجہ کونڈ ولیزا رائس واشنگٹن میں پاکستانی سفارتخانہ میں رکھی گئی تعزیتی کتاب میں اپنے تاثرات درج کررہی ہیں۔

پاکستانی سفارتخانہ واشنگٹن ڈی سی 28 دسمبر 2007ء

آغاز متن

سوال: کیا آپ بتائیں گی کہ آپ نے کیا تحریر کیا؟

وزیر خارجہ رائس: میں صرف یہی کہوں گی کہ میں یہاں آنا چاہتی تھی تا کہ ذاتی طور پر اور امریکی عوام کی جانب سے بینظیر بھٹو کے خاندان کے ساتھ، اُن کے حامیوں کے ساتھ اور پاکستان کے لوگوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کروں۔ یہ ایک عظیم المیہ کا دن ہے۔ ایک بڑا سانحہ ہے۔ وہ جمہوریت کی علمبردار تھیں۔ وہ ایک جرات مند خاتون تھیں۔ان کے ساتھ میری بات چیت میں، مجھ پر ان کے عزم وارادہ اوران کی وابستگی بالخصوص اپنے لوگوں اور اپنے ملک سے محبت بالکل واضح تھی۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ اُن کے ورثہ میں یادرہنے والی باتوں میں ان کی وابستگی تھی۔اور جیسا کہ صدر بش نے گزشتہ روز کہا ہے کہ اُن کو خراج عقیدت پیش کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پاکستان میں جمہوری عمل جاری رکھا جائے تا کہ جمہوریت فروغ پا سکے جیسا کہ بینظیر بھٹو توقع کرتی تھیں۔شکریہ۔

سوال: میڈم سیکریٹری، کیا انتخابات 8 جنوری کو ہونے چاہئیں؟

وزیر خارجہ رائس: ہمارا پاکستان کے لوگوں اور تمام جماعتوں سے رابطہ ہے۔لیکن ظاہر ہے کہ جمہوری عمل کا جاری رہنا یقیناً نہایت اہم ہے۔آپ کا بہت بہت شکریہ۔

سوال: کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ آپ نے کیا لکھا؟

وزیر خارجہ رائس: یہ تحریر یہاں موجود ہے۔مجھے یقین ہے کہ سفیر (پاکستان) آپ کیلئے یہ پڑھیں گے۔شکریہ

سوال: آپ کا شکریہ۔

نیشنل سائنس میوزیم میں ماحولیات کے بارے میں پوسٹرز کی نمائش

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امور عامہ کے قائم مقام افسر نمائش کا افتتاح کر رہے ہیں۔

امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امور عامہ کے قائم مقام افسر انٹون گریوبیل نے 7 دسمبر 2007ء کو سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے قومی عجائب گھر میں ماحولیات کے بارے میں پوسٹرز کی نمائش کا افتتاح کیا۔

جناب گریوبیل نے کہا کہ امریکی قونصل خانہ ماحول کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے باقاعدگی سے پروگراموں کا اہتمام کرتا ہے۔ تاہم ایسے پروگرام ہمیشہ ولولہ انگیز ہوتے ہیں جن میں نوجوان اور بچے شرکت کرتے ہیں۔ یہ نمائش بچوں کو ماحولیاتی مسائل کے بارے میں سوچنے پر مائل کرنے کا ایک ذریعہ ثابت ہوگی۔

امسال اپریل میں امریکی قونصل خانہ نے لاہور اور ملتان میں ایکسیس انگلش مائیکرو اسکالرشپ پروگرام میں شرکت کرنے والے اسکولوں اور لاہور میں امریکن ڈسکوری سینٹرز قائم کرنے والوں سے اس نمائش میں شرکت کیلئے تصاویر مانگی تھیں۔ بارہ سے پندرہ سال کے 60 سے زیادہ بچوں نے آبی، روغنی، پیسٹلز اور کریونز کے رنگوں سے بنائے گئے پوسٹرز بھیجے۔ پہلے پانچ بہترین پوسٹرز امریکی سفارتخانہ کے ماہانہ جریدے "خبر و نظر" کے مئی کے شمارہ میں شائع کئے گئے ہیں۔

سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے قومی عجائب گھر کے ڈائریکٹر ساجد انور ملک نے اس موقع پر کہا کہ اس زبردست نمائش کی میزبانی کرنا ہمارے لئے باعث مسرت ہے۔ یہ سائنس میوزیم اور لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے درمیان جاری تعاون کی متعدد مثالوں میں سے ایک ہے، جس کے ذریعہ ان مسائل کے بارے میں شعور بیدار کیا جاتا ہے جو ہم سب کو یکساں متاثر کرتے ہیں۔ یہ نمائش ماہِ دسمبر کے دوران جاری رہے گی۔

رواں سال کے اوائل میں پہلے پانچ انعام حاصل کرنے والے پوسٹر کے نوجوان مصوروں کے نام یہ ہیں: علی شفیق، سینٹ انتھونیز کالج، ردا علی، پیپرڈائن اسکول، اقراء جہانگیر، پیپرڈائن اسکول، عارفہ لطیف، قلعہ لکشمن سنگھ، کیئر اسکول، ایم کے شیر پاؤ اور ایم سلمان ابراہیم، ایچی سن کالج۔

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے شعبہ امور عامہ کے قائم مقام افسر اینٹون گریوبیل نمائش دیکھنے والے طالب علموں سے باتیں کر رہے ہیں۔

لاہور میں بچے نیشنل میوزیم آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں امریکی قونصل خانہ کے زیر اہتمام ماحول کے بارے میں پوسٹرز کی نمائش دیکھ رہے ہیں۔

یو ایس ایڈ کی جانب سے پاکستان میں برڈ فلو کی روک تھام کیلئے آلات کی فراہمی

امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوایس ایڈ) نے 18 دسمبر 2007ء کو برڈ فلو سے نمٹنے اوراس کے پھیلاؤ کو روکنے میں مدد دینے کیلئے پاکستان کو 72 ہزار ڈالر مالیت کے حفاظتی آلات، آلودگی سے پاک کرنے اور لیبارٹری کے دیگر آلات اور پولٹری کو جانچنے کی کٹس فراہم کی ہیں۔

پاکستان میں یوایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز نے کہا ہے کہ برڈ فلو کی وباء کا پھوٹ پڑنا لوگوں کی صحت کیلئے ایک بڑا خطرہ ہے اوراس کے گہرے معاشی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہمیں پاکستان کے عوام کے ساتھ مل کر برڈ فلو کے خطرہ کو کم کرنے اوراُن بہادر مردوں اورعورتوں کے تحفظ کیلئے کام کرنے پر کہیں زیادہ خوشی ہے جواس بیماری سے نبرد آزما ہونے کیلئے کوشاں ہیں۔

نیشنل ریفرنس لیب برائے پولٹری کے سینئر سائنٹیفک آفیسر ظہیر احمد یوایس ایڈ کی جانب سے قومی ادارہ صحت کو فراہم کیا جانے والے برڈ فلو سے بچاؤ کے آلات یوایس ایڈ کی مشن ڈائریکٹر این آرنیز اور قومی ادارہ صحت کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر شاہد اختر کو دکھا رہے ہیں۔

پاکستان ایشیا اور مشرق قریب کے اُن 24 ملکوں میں شامل ہے جہاں برڈ فلو پہلے پھیل چکا ہے۔ رواں سال کے شروع سے اب تک پاکستان میں 47 بار برڈ فلو کا پھیلاؤ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

ان آلات کی فراہمی حکومت امریکہ کی جانب سے پاکستان کو پانچ برسوں کے دوران دی جانے والی ڈیڑھ ارب ڈالر مالیت کی امداد کا حصہ ہے جس کے ذریعہ اقتصادی ترقی، تعلیم، صحت عامہ اورنظم ونسق کی بہتری اور زلزلہ زدہ علاقوں میں تعمیر نو کے کاموں میں اعانت کی جائے گی۔

وزارت خوراک وزراعات ولائیوسٹاک اور قومی ادارہ صحت کو دیئے جانے والے حفاظتی لباس، آلات تنفس، عینکیں اور دستانے ان کارکنوں میں تقسیم کی جائیں گی جن کا برڈ فلو سے متاثرہ مرغیوں سے براہ راست واسطہ پڑتا ہے۔ یہ آلات وباء کے پھیلاؤ کے دوران متاثرہ پولٹری کو تلف کرنے اور مرغیوں کے پالنے کی جگہوں کو آلودگی سے پاک کرنے کی سرگرمیوں کے دوران پرندے سے پرندے اور پرندوں سے انسانوں میں بیماری لگنے کے خطرہ کو محدود کریں گے۔

سندھ کے تاریخی قلعہ کوٹ ڈیجی میں لوک فنکار قونصل جنرل کے اینسکی کا خیر مقدم کر رہے ہیں۔

امریکی قونصل جنرل کے اینسکی کا دورۂ سندھ

کراچی میں امریکی قونصل خانہ کی قونصل جنرل کے اینسکی نے 2 سے 4 دسمبر 2007ء کے دوران سندھ کے متعدد اضلاع کا دورہ کیا۔

قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے تاریخی آثار قدیمہ موئنجو داڑو کا بھی دورہ کیا اور قنبر شہداد کوٹ کے ضلعی ناظم سردار شبیر احمد چانڈیو سے ملاقات کی۔ ضلعی ناظم نے قونصل جنرل کو حالیہ برسوں میں شروع کئے جانے والے ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں بریفنگ دی۔

لاڑکانہ میں امریکی سفارتکار نے پی پی پی کے رہنما اور سندھ اسمبلی میں سابق قائد حزب اختلاف نثار احمد کھوڑو سے ملاقات کی۔ انہوں نے پاکستان مسلم لیگ (ق) سندھ کے رہنما حاجی الطاف حسین اُنڑ سے بھی ملاقات کی۔

سکھر میں قونصل جنرل اینسکی نے سینٹ میریز کیتھولک چرچ اور اسکول کا دورہ کیا۔ یہ چرچ ایک مشتعل ہجوم نے فروری 2006ء میں تباہ کر دیا تھا اور اسکول کو نقصان پہنچا تھا۔

خیر پور میں امریکی سفارتکار نے شاہ عبداللطیف یونیورسٹی کا دورہ کیا اور وائس چانسلر ڈاکٹر نیلوفر شیخ سے ملاقات کی۔ یونیورسٹی کے نباتاتی تحقیق کے باغیچہ میں انہوں نے ایک پودا بھی لگایا۔ قونصل جنرل نے پیپلز پارٹی سندھ کے سربراہ قائم علی شاہ کی رہائش گاہ پر ایک ظہرانہ میں بھی شرکت کی۔ سابق ضلعی ناظم نفیسہ شاہ بھی اس ظہرانہ میں شریک تھیں۔ کے ایل اینسکی نے یوایس ایڈ کے مختلف منصوبوں کے اشتراک کار تنظیم LEAD کی پراجیکٹ منیجر گل مستوئی سے بھی ملاقات کی۔

خیر پور سے واپسی پر قونصل جنرل نے کوٹ ڈیجی کے تاریخی قلعہ کی بھی سیر کی۔

سندھ کے دورہ کے دوران امریکی قونصل خانہ کے پولیٹیکل قونصلر میتھیو بنٹ بھی اُن کے ہمراہ تھے۔

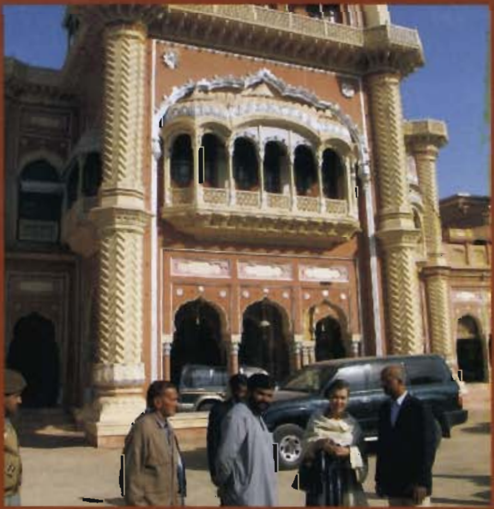

قونصل جنرل کے اینسکی خیر پور میں تاریخی فیض محل دیکھ رہی ہیں

قونصل جنرل کے اینسکی شاہ لطیف یونیورسٹی خیر پور میں یادگاری پودا لگا رہی ہیں۔
وائس چانسلر ڈاکٹر نیلوفر شیخ انکے ہمراہ ہیں۔

بچوں کے لیے کھلونے

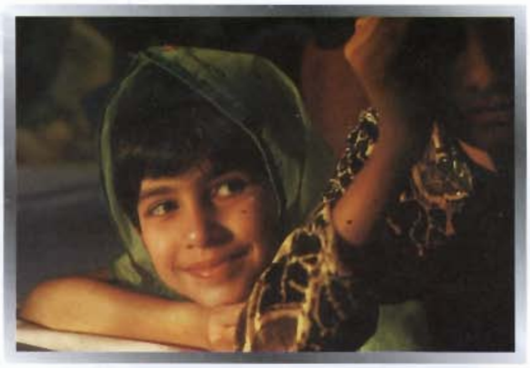

کراچی میں امریکی قونصل خانے کے ارکان نے سالانہ تقریب Toy for Tots میں شرکت کی۔ 57 سالہ پرانا پروگرام Toy for Tots کے لیے امریکی میرین کور کے اہلکار کھلونے عطیہ کرتے ہیں۔ جس کے ذریعے نونہالوں کو امید کا پیغام دیا جاتا ہے تاکہ وہ ایک ذمہ دار، فعال اور محبّ وطن شہری اور رہنما بن سکیں۔